امام احمد رضا بحیثیت بین الاقوامی سائنس داں

از۔ سید عتیق الرحمن شاہ رضوی (پاکستان)

میری دیرینہ خواہش اور آرزو تھی کہ میں امام احمد رضا خاں المعروف اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا جدید سائنس کے حوالے سے خدمات کا مطالعہ کر کے عوام کے سامنے پیش کروں جن سے بیگانے تو بیگانے اپنے بھی واقف ہیں امام احمد رضا خاں کی سائنس خدمات اور علمی کاوشوں کو احاطہ تحریر میں لانا ایسے ہے جیسے زمین کی وسعتوں اور آسمان کی بلندیوں کی پیمائش کرنا گویہ ممکن ہے لیکن مشکل ضرور ہے میری تعلیمی مصروفیت بھی مرے اس ارادے کی تکمیل میں رکاوٹ تھی اب چونکہ مجھے دورہ حدیث شریف (ایم اے) کے امتحان کے سلسلہ میں سائنسی دنیا میں مسلم مفکرین کی خدمات کے عنوان پر مقالہ لکھنا پڑا در یں سلسلہ میری تمنا تھی کہ دیگر مسلم سائنسدانوں کی خدمات کا اجمالاً جائزہ لے کر امام احمد رضا کی کاوشوں پر مفصل بحث کروں پھر میں نے اس سلسلہ میں انوار رضا اور دیگر چند کتب سے استفادہ کیا بالخصوص میرے مخلص دوست ڈاکٹر محمد مالک ایم بی بی ایس نے اس موضوع پر میری جو رہنمائی کی ہے وہ میرے اس رسالے میں جان کی حیثیت رکھتی ہے۔ امام احمد رضا کے بارے میں، ہم اس مختصر رسالے میں اشارتاً چند بحثیں کریں گے لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ امام احمد رضا نے اس قدر کثیر سائنسی علوم پر مباحث کئے کہ ان کو احاطہ تحریر میں لانا بہت مشکل ہے۔ مثلاً پانی میں رنگ ہے یا نہیں پانی کا رنگ سفید ہے یا سیاہ؟ پانی میں مسام ہیں یا نہیں؟ آئینہ میں اپنی صورت کے علاوہ پیچھے والی اشیاء کس طرح دکھائی دیتی ہیں؟ جنسی شعاع رنگین تاریکی میں موجود رہتے ہیں پتھر کس طرح بنتا ہے پارہ آگ پر کیوں نہیں ٹھہرتا؟ سونے چاندی پگھلنے کا سبب؟ رنگین پیشاب کا جھاگ سفید کیوں معلوم ہوتا ہے؟ پتھروں کی اقسام برف کے سفید دکھائی دینے کی وجہ اجزائے ارضیہ بلاواسطہ بھی آگ ہو جاتے ہیں۔ مٹی کی اقسام و درجہ بندی موتی شیشہ بلور پیسنے سے خوب سفید کیوں ہو جاتے ہیں؟ ایٹم (Atom) نور (light) آواز (Sound) کیمسٹری جیو میٹری بیالوجی فزکس الجبرا (Algebra) ٹرگنو میٹری (Trignometry) لوگر تھم (Logarthim) اسقاط حمل مصنوعی اعضاء جنسیات (Embryology) طاعون (Plague) جذام - (leprosy)

ان کے علاوہ امام احمد رضا نے کئی سائنسی مسائل پر بحث کی ہے ان کا علمی شاہکار فتاوی رضویہ جو بارہ ہزار صفحات پر پھیلا ہوا ہے محققین نے لکھا ان کی تصانیف ایک لاکھ سے زائد صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں امام احمد رضا کو سو سے زائد علوم پر مہارت حاصل تھی۔

حافظہ:۔

جن میں مخلصم ڈاکٹر محمد مالک ۱۰۵ علوم کو احاطہ تحریر میں لا چکے ہیں۔ جن کے حافظے کی یہ کیفیت تھی انوار رضا ۳۷۳ میں ایم حسن ملک پوری کے حوالے سے اس کی ایک مثال حاضر ہے کہ ان کے شاگرد کے پاس ایک مرثیہ ورثے کی تقسیم کے سلسلہ میں پندرہ بطن کا مناسخہ آیا۔ انہوں نے دو راتیں اور ایک دن مسلسل محنت کے بعد اس کا جواب تیار کیا ایک ایک پیسے اور درجنوں وارثوں کا حق قلمبند کر کے امام احمد رضا کے پاس گئے تاکہ غلطی ہو تو اصلاح کر دیں انہوں نے فل اسکیپ کے دو صفحات پر مشتمل استفتاء کو پڑھا صرف سوال ہی ختم کیا کہ امام احمد رضا نے جواب سنے بغیر فوراً پندرہ بطنوں کے فرجنوں ورثا کا حساب بتانا شروع کر دیا۔

خیر اب ہم انتہائی مختصر انداز میں جدید سائنس میں امام احمد رضا کی خدمات کا ان کی تصانیف کو سامنے رکھ کر جائزہ لیتے ہیں جن کو پڑھ کر ہم یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہونگے ایک مسلم سائنس داں کی حیثیت سے امام احمد رضا نے اسلام کے نظریات کا کس طرح تحفظ کیا اور قرآن و حدیث کے اصولوں سے متصادم نظریات کو کیسے رد کیا؟ اور اپنی فکر انگیز تحقیقات سے انگریز سائنس دانوں سے اسلام کا لوہا منوا کر یہ ثابت کر دیا کہ سائنس اسلام کے تابع ہے اسلام سائنس کے تابع نہیں یہ امام احمد رضا کا بنیادی نظریہ تھا۔

امام احمد رضا اور الٹرا ساؤنڈ

الٹرا ساؤنڈ کا تعلق علم جنسیات (Embryology) سے ہے اگر ہم ماضی کی تاریخ کی اوراق گردانی کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ امام احمد رضا سے جب سوال کیا گیا کہ انگریز نے ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے جس کے ذریعہ ماں کے پیٹ میں موجود (لڑکا / لڑکی) کو معلوم کیا جا سکتا ہے تو امام صاحب نے اس سوال کے جواب میں ایک تحقیقی رسالہ "الصمصام علی مشکک فی آیت علوم الاحارم تحریر فرما کر میڈیکل کے مضمون ایمبریالوجی پر زبردست بحث کرتے ہوئے ایسے نفیس انکشافات کئے کہ انسانی عقل کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا اور پھر اللہ کی عظمت (Supermacy) کو برقرار رکھتے

ہوئے غیر مسلم سائنس دانوں کے باطل نظریات کا خوب اپریشن کر کے اسلامی نظریہ (Islamic Theory) پیش کر دیا۔

امام احمد رضا اور نظریہ طاعون (PLAGUE)

عالمی مسلم سائنس داں امام احمد رضا نے میڈیکل سائنس کے اس مضمون (Plague) پر ایک حیران کن تحقیق کرتے ہوئے "تیسیر الماعون السکن فی الطاعون" نامی رسالہ لکھ کر میڈیکل سائنس کے باطل اور جھوٹے نظریات کو چیلنج کیا اور یہ ثابت کیا ہے کہ کسی وبا کے بارے میں اسلامی نظریہ یہ ہے کہ جہاں ہو وہاں جانے سے گریز کیا جائے اور جہاں یہ مرض ہو اس سے بھاگنا نہیں چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے طاعون سے بھاگنے کو میدان جنگ سے فرار کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے اس فعل کو گناہ کبیرہ قرار دیا اور صبر و استقامت سے رہنے والے کو شہادت کے درجہ کی خوش خبری سنائی۔ آمین ثم آمین!

امام احمد رضا اور ریاضی (MATHEMATIC)

امام احمد رضا کو ریاضی (Mathematics) کی متعدد شاخوں اور اس سے متعلقہ مختلف علوم پر مہارت تامہ اور مکمل دسترس حاصل تھی جن میں چند کو ہم نے ابتدائی صفحات میں اشارتاً ذکر کر دیا۔ امام احمد رضا نے تقریباً ریاضی پر ۲۷ کتب تصنیف فرمائی ہیں چند جھلکیاں قارئین ملاحظہ فرمائیں۔ مقبول جہانگیر صاحب کی تحقیق انوار رضا صفحہ ۳۷۴ کے حوالے سے عرض کرتا چلوں کہ علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر سر ضیاء الدین جن کا بر صغیر کے بلند پایہ ریاضی دانوں میں شمار ہوتا ہے) کو جب ریاضی کے کسی مسئلہ میں اشتباہ ہوا اپنی اس پیچیدگی کے ازالے کے لئے جرمنی جانے کا ارادہ کیا تو یونیورسٹی کے شعبہ دینیات کے ناظم سید سلیمان اشرف کے مشورے پر امام احمد رضا کے پاس ہندوستان (بریلی) میں پہنچے تو امام صاحب نے فوراً مسئلہ حل کر دیا ڈاکٹر صاحب حیران ہو گئے اور امام احمد رضا کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے بہت کچھ لکھا اس طرح ایم حسن امام ملک پوری ایم ایس سی کی بی ایل بی ایڈ کی تحقیق انوار رضا صفحہ ۳۱۵ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراتا ہوں انہوں نے امام احمد رضا کی عظمتوں کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا امام احمد رضا کی اصل تصنیف "فتاوی رضویہ" کے نام سے مشہور ہے جس کی ضخیم بار جلدیں ہیں اس کی پہلی جلد کا پہلا حصہ (کتاب الطہارہ) اس وقت میرے زیر مطالعہ ہے اس سی ای نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ امام احمد رضا علم دین کے بحر بیکراں ہیں

علم ریاضیات مادیات فلکیات اور علم ریاضی و ہندسہ کے اتھاہ سمندر ہیں اس کے بعد موصوف نے فتاوی رضوی صفحہ ۳۲۱ کے حوالے سے امام احمد رضا کی طویل عبارت جو کنوئیں کے پانی (دو در دہ کے مسئلہ) سے متعلق سوال کے جواب میں تھی کو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کنواں مذکورہ کی صحیح دریافت یعنی ۴۴۹ ، ۳۵ ہاتھ کی دریافت کے لئے امام احمد رضا نے علم الحساب کی کس باریکی کا سہارا لیا ہے اس کا اندازہ ایک ماہر علم ریاضی و ہندسہ ہی لگا سکتا ہے اس کے بعد موصوف نے طویل صحت جو کہ ریاضی سے متعلق ہے کی ہے جس کے حرف حرف سے امام احمد رضا کی عظمتوں کی شعاعیں پھوٹتی نظر آتی ہیں ۔ آگے جا کر لکھتے ہیں مگر امام احمد رضا کی تلاش حق نے یہاں بھی دم نہ لینے دیا اب آپ نے علم ریاضی کے اعلیٰ نصاب کی طرف توجہ فرمائی اور پھر آپ نے لوگر تھم (جو عربی میں اور عارشم اور انگریزی میں (Logarithim) کہلاتا ہے کی مدد سے امام احمد رضا نے دوسرا جدول تیار کیا جو دائرہ کے قطر و محیط و مساحت کے درمیانی رشتہ کو بتانے کے لئے اپنی مثال آپ اور آئندہ نسل کے لئے بیش بہا تحفہ ہے ۔ ۔ یاد رہے اگر عالمی مفکر اسلام امام احمد رضا کے فتاوی کا گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے تو طلوع و غروب سحر صلوات خمسہ کے نظام الاوقات سمت قبلہ وراثت وغیرہ مسائل میں جہاں ریاضی کی ضرورت پڑتی امام صاحب جواباً جدید ریاضی اور سائنسی علوم کی روشنی میں صفحات بھر دیتے ہم نے اختصار آ کچھ مثالیں ذکر کر دیں ہیں ۔

امام احمد رضا اور کیمیاء (CHEMISTRY)

علم کیمیاء (Chemistry) جو کہ سائنس کی اہم شاخ تصور کی جاتی ہے پر بھی عالمی سائنس دان امام احمد رضا کو عبور حاصل تھا فتاوی رضویہ جلد اول میں اس عنوان کے سلسلے میں کثیر مواد موجود ہے ۔ مثلاً فرماتے ہیں جملہ معدنیات کا تکون گندھک (Sulphar) اور پارے (Mercury) کے ازدواج ہے گندھک نر ہے اور پارہ مادہ (فتاوی رضویہ) امام احمد رضا کی مراد اس عبارت سے کیا ہے اس سلسلے میں ایم حسن کی تحقیق سپرد قلم کرتے ہیں ایک عنصر دوسرے عنصر کے لئے کشش رکھتا ہے جس کے تحت دونوں قریب آتے ہیں پھر دونوں کے جوہر (Atoms) کے بیچ (Electron) کا لین دین ہوتا ہے تب جا کر ایک مرکب (نئی شئے) کی تشکیل ہوتی ہے عام طور پر (Electron) دینے والا (بالفاظ امام احمد رضا نر "عتیق" Donar اور لینے والا " بالفاظ امام رضا مادہ (عتیق) " Acceptor کہلاتا ہے لہذا نر مادہ اور نکاح یا اتصال کی بابت تو موجودہ نظریہ اور

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے بیان میں کافی ہم آہنگی نظر آتی ہے اس کے علاوہ امام احمد رضا کے فتاوی رضویہ کے مذکورہ باب میں عمل احتراق (Combostion) اور Sanelting ، Roasting وغیرہ کے متعلق علم کیمیا (Chemistry) کے بارے میں بے بہا خزینہ موجود ہے جیسا کہ ایم حسن نے ذکر کیا ہے (دیکھیں انوار ضیا صفحہ ۳۲۰)۔

امام احمد رضا کا نظریہ ایٹم (ATOM)

یاد رہے کہ ۴۰۰ء میں یونانی فلسفی دیموقراطس (Democritus) نے جزو لا یتجزی (Atom) کا نظریہ پیش کیا تھا سینکڑوں برس بعد ۱۸۹۸ء میں جے جے تھامس (J J Thamas) نے اس کے خلاف یعنی جزو لا یتجزی کے بطلان کا نظریہ پیش کیا یعنی ایٹم توڑا جا سکتا ہے کا دعوی اس نے کیا چونکہ یہی دور بین الاقوامی سائنس داں امام احمد رضا کا تھا انہوں نے اسلام سے متصادم اس نظریہ کا رد کرتے ہوئے اپنی ایک تحقیقی تصنیف الکلمہ الملہمتہ فی الحکمہ الحکمہ صفحہ ۱۳۷ مطبوعہ دہلی میں جو اسلام سے متصادم سائنسی نظریات کے رد بلیغ پر مشتمل ہے جے جے تھامس کے باطل نظریہ کو چیلنج کیا۔

امام احمد رضا اور فزکس (PHYSICS)

عالمی سائنسداں امام احمد رضا کو سائنس کے مضمون طبیعات (Physics) پر بڑی مہارت حاصل تھی انہوں نے اس موضوع پر ایک رسالہ) الدقہ والبیان لعلم الرقہ والسیان) تصنیف فرمایا جس میں انہوں نے ماء جامد اور جاری کے بارے میں زبردست بحث کی ہے علاوہ ازیں انہوں نے " الکشف شافیا حکم فونجرافیا " لکھ کر جدید ٹیکنالوجی کے ماہرین کو حیران کر دیا امام احمد رضا نے آواز (Sound) پر خالص سائنسی تحقیقی بحث کرتے ہوئے اپنے اس رسالے میں کئی مسائل ذکر کئے جن میں سے چند درج ذیل ہیں آواز کیا شئے ہے ؟ یہ کیوں پیدا ہوتی ہے ؟ کیوں اسے سنا جاتا ہے ؟ بعد از حدوث باقی رہتی ہے یا ختم ہو جاتی ہے ؟ آواز کنندہ کی طرف اس کی اضافت کیسی ہے ؟ اس کی موت کے بعد بھی باقی رہ سکتی ہے یا نہیں ؟ وغیرہ وغیرہ نیز امام احمد رضا نے اپنے ملفوظات میں بھی آواز کے نظریہ تموج کو بیان فرمایا ۔ ڈاکٹر محمد مالک کہتے ہیں گویا یہ نظریہ تموج (Wave Theory) امام موصوف کے دماغ کا کرشمہ تھا ایک طرح سے آپ آواز کے نظریہ تموج کے بانی ہیں جس طرح آکسیجن (Oxygen) بیک زمانہ تین اشخاص لواشے ، پریسلے اور اسکیل نے ایجاد کی ہے امام احمد رضا کے

نظریات جدید ماہرین فزکس کے لئے دعوت فکر ہیں علاوہ ازیں امام احمد رضا نے فتاوی رضویہ جلد اول میں نور (light) جو کہ فزکس کی اہم شاخ ہے کہ متعلق بحث کی ہے ایک مقام پر یوں رقم طراز ہیں " زاویہ " انعکاس ہمیشہ زاویہ شعاع کے برابر ہوتے ہیں (فتاوی رضوی جلد اول صفحہ ۵۹۱) یہ نظریہ آج کل انعکاس نور Reflection of light کہلاتا ہے۔

امام احمد رضا اور انگریز سائنسدانوں کا تعاقب

تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۵۳۰ء میں کوپر نیکس نے مسئلہ حرکت زمین پیش کیا اسی طرح آئن سٹائن (جو امام احمد رضا کا ہم عصر تھا) اور نیوٹن اور امریکی ہیئت دان پروفیسر البرٹ ایف پورٹا اس کے ہم نوا بن گئے ۔ ان سائنس دانوں نے مل کر آسمان و زمین متحرک اور سورج کے سکون کے نظریہ کو تقویت پہنچائی آخر کار امام احمد رضا نے بحیثیت مسلم سائنس داں متذکرہ سائنس دانوں کے باطل نظریات کو جو اسلام کے سنہری اصولوں سے ٹکرا رہے تھے کو رد کرتے ہوئے تین تصانیف تحریر فرمائیں ۱ ۔ معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین ۲ ۔ نزول آیات قرآن ، بسکون زمین و آسمان ۳ ۔ فوز مبین در رد حرکت زمین اس آخری رسالے میں امام احمد رضا نے انگریز سائنس دانوں کا زبر دست تعاقب کیا ان کے باطل نظریات اور قرآن و حدیث سے متصادم غلط افکار کو چیلنج کیا انہوں نے اپنے اس رسالے میں ۱۰۵ دلائل کی روشنی میں اپنا نظریہ بیان کر کے اسلام کی سرحدوں کا دفاع کیا اور اسمیں امام احمد رضا نے فزکس (Physics) ، کیمیاء (Chemistry) جغرافیہ ، ہیئت (Astromomy) کمیت اور وزن (Mass and weight) ، نجوم (Astrology) کشش ثقل (Gravitation) اور Density سیاروں ستاروں کی چال نظریہ اضافت Theory of Relativity) اچھال تیراؤ (Floating) دخان (Smoke) بخارات (Vapors) حرارت (Heat) جزو لایتجزیٰ (Atom) لوگارتھم (Logarthim) مساوات فیکٹرز ڈائنامکس (Dynamics) محرک (Progectile) جیومیٹری (Geometry) ٹرگنومیٹری (Trignometry) اور مثلث کروی وغیرہ کا استعمال کر کے انگریز سائنس دانوں کے باقاعدہ اسماء لیکر ان کے غلط نظریات کو چیلنج کیا اور آخر دم (۱۹۲۱ء) تک فرماتے رہے فاتو ابرھانکم ان کنتم صادقین اگر تم سچے ہو مگر حق ہمیشہ غالب اور باطل ہمیشہ مغلوب رہا تو اس طرح امام احمد رضا نے اپنی ۶۵ سالہ مختصر زندگی میں جہاں دینی علوم میں اپنی خداداد بصیرت کو

استعمال کیا وہاں جدید سائنسی علوم پر بھی انہوں نے بحث کی اور ہمیشہ دشمنان اسلام کے حملہ کو ناکام بنا کر اسلام کی حقانیت کا اعلان ببانگ دہل کرتے رہے اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے اور ہمیں بھی توفیق عطاء فرمائے کہ دین اسلام سے متصادم نظریات کو کبھی قبول نہ کریں

امام احمد رضا کا نظریہ جذام LEPROSY

بین الاقوامی مسلم سائنسدان امام احمد رضا نے Leprosy پر تحقیق کی جو ایک جلدی مرض ہے آج کل اس کے علاج معالجہ کے لئے دنیا بھر میں (Leprosy Centres) موجود ہیں میڈیکل سائنس کا سالہا سال سے یہ نظریہ رہا ہے کہ جذام متعدی مرض ہے جس کو میڈیکل کی نصابی کتاب (Davidson Medecine) میں بڑے زور سے بیان کیا گیا ہے لیکن امام احمد رضا نے اسلامی سرحدوں کا تحفظ کرتے ہوئے قرآن و حدیث سے انوکھے انداز میں میڈیکل سائنس کے اس غلط نظریہ کو رد (Reject) کر دیا اور جذام پر ایک حیرت انگیز تحقیقی رسالہ " الحق المجتلی فی حکم المبتلی " تصنیف کر کے انگریز سائنس دانوں کے غیر اسلامی نظریے کو چیلنج کیا میرے مخلص دوست ڈاکٹر محمد مالک کہتے ہیں چند برس قبل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج اور میو ہسپتال لاہور کے آڈیٹوریم میں لپروسی سیمینار میں ایک انگریز پروفیسر نے جب یہ انکشاف کیا کہ تجربات اور لیبارٹری کی (Muestiqations) نے یہ ثابت کیا ہے کہ Leprosy ایک غیر متعدی مرض ہے تو میڈیکل کے ماہرین ورطہ حیرت میں پڑ گئے حالانکہ یہی نظریہ سو سال قبل عالمی سائنس دان امام احمد رضا نے پیش کیا تھا اس کے بعد لاہور کے مختلف میڈیکل کالجز کے سینئر پروفیسر اور ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ نے تجربات اور لیبارٹری کی تحقیق کے بعد جنگ اخبار میں اپنے اپنے تاثرات میں واضح کیا کہ جذام نہ صرف متعدی مرض ہے بلکہ قابل علاج مرض ہے ۔ مخلصم ڈاکٹر موصوف نے وضاحت کی کہ ان کے پاس ملکی و غیر ملکی لٹریچر موجود ہے جس میں leprosy کو ۷۰ فی صد غیر متعدی قرار دیا گیا ہے

(بشکریہ تحریک اصلاح معاشرہ ۔ بلوچستان پاکستان)